Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۱۴۔ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ، ۳ فتح ۱۳۶۹ ہش، ۳۔ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۳

مالی قربانی کو دوام بخشیں

"مالی قربانی کو اس طرح دوام بخشیں کہ آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ آپ کو ہمیشہ اچھی اداؤں کی تلاش رہے اور اس رنگ میں خدا کے حضور پیش کیا کریں کہ دیتے وقت آپ کے اندر ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو جایا کرے۔ آپ کا دل نرم ہو جایا کرے۔ آپ سمجھ لیا کریں کہ یہ وہ کیفیت ہے جو ضرور مقبول ہوگی"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۱۵۔ نومبر ۱۹۹۰ء صہ)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر انسان تکبر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آوے تو یہ ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے اخلاقی معجزہ ہمیشہ اپنے اندر ایک زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ سچی تعلیم اور پاک ایمان کا اثر اخلاق سے ظاہر ہوتا ہے۔

درجہ کمال کے دو ہی حصے ہیں۔ ایک تعظیم لامر اللہ، دوسرے شفقت علیٰ خلق اللہ۔ امر اوّل کا تعلق تو دل سے اور خدا سے ہوتا ہے جس کو یکایک ہر کوئی نہیں جان سکتا۔ دوسرا پہلو چونکہ خلقت سے تعلق رکھتا ہے اوّل ہی اوّل انسان کی نظر انسانی اخلاق پر پڑتی ہے۔ اس واسطے اس خُلق کا کمال ایک بڑا بھاری اور شاندار معجزہ ہے۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے کئی ایک نمونے پائے جاتے ہیں کہ بعض لوگوں نے محض آپؐ کے اخلاقی کمال کی وجہ سے اسلام قبول کیا"۔

(ملفوظات جلد دہم صہ ۱۹۸)

"اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ......... پنجابی کی مشہور مثل ہے کہ جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا خوش ہو تو سب خوش ہو جاتے ہیں۔ خدا کا راضی کرنا مقدم ہے۔ نادر شاہ کے حملہ کے وقت دلّی کے بعض عقلمندوں نے کیا خوب کہا ہے ؎

شومئ اعمال ما صورتِ نادر گرفت

(ملفوظات جلد دہم صہ ۲۰۲)

خصوصی درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب دل کے عارضے سے صاحب فراش ہیں۔ مزید علاج کے لئے ان کو اسلام آباد لے جایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی جلد اور کامل شفا کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نئے ایڈمنسٹریٹر

مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایاز محمود احمد خان صاحب نے فضل عمر ہسپتال کے نئے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر چارج سنبھال لیا ہے۔

مکرم کرنل ایاز محمود صاحب جن کی عمر ۵۱ سال ہے۔ انہوں نے ۳۰ سال تک آرمی میں سروس کی ہے۔ اس دوران ان کو نمایاں خدمات کی بناء پر ۱۹۸۵ء میں تمغۂ امتیاز (ملٹری) عطا کیا گیا۔ اب ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی ہے۔

مکرم کرنل صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا کہ میری دلی آرزو اور زندگی کا مشن یہ ہے کہ فضل عمر ہسپتال کو صحیح معنوں میں خدمتِ خلق کا ایک ایسا بے مثال ادارہ بنا دیا جائے کہ دنیا بھر کے ہسپتال اس کی تقلید کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اتنی زیادہ اور اتنی واضح ہیں کہ اگر ان پر پوری محنت سے کام کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ ہسپتال دنیا بھر کا بہترین ہسپتال نہ بن جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے کرنل صاحب موصوف کی مدد کرے اور اس ہسپتال کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امنگوں پر پورا اترنے کے تمام سامان اپنی رحمت سے مہیا کر دے۔

خدا تعالیٰ سے تعلق قربانی اور محنت کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"اخبارات میں اس قسم کے حالات چھپتے رہتے ہیں کہ فلاں گھر کے سات مرد تھے اور ساتوں جنگ میں مارے گئے لیکن اس طرح مرنے سے کمی نہیں آتی بلکہ ان کی جگہ اور کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک مر کر گرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے کہ اپنی قوم کی عزت اور آزادی برقرار رہے۔ غرض کوئی ایسی چیز نہیں جو بغیر محنت کے حاصل ہو۔ پانی اور کھانے سے لے کر بڑی سے بڑی حکومت تک کے تمام کے تمام مقاصد ایسے ہیں جو محنت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ پھر کون نادان ہے جو یہ کہے یا سمجھے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق گھر بیٹھے بغیر محنت اور کوشش کے ہو جائے جبکہ علم۔ دولت عہدہ۔ رتبہ۔ روٹی۔ پانی خود بخود حاصل نہیں ہو جاتے بلکہ ان کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے تعلق کس طرح بغیر کوشش کے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے تو بڑی بڑی قربانیاں اور محنتیں کرنی پڑتی ہیں۔ تب انسان کامیاب ہوتا ہے لیکن یہ محنتیں اور کوششیں اس کامیابی کے سامنے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہیں کچھ بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ مجھے اخباروں میں اس قسم کی باتیں دیکھ کر حیرت ہوا کرتی ہے کہ فلاں مقام پر اتنے سو گز زمین حاصل کرنے کے لئے اتنے ہزار آدمی مارے گئے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ اس قربانی کے مقابلہ میں ہمیں فائدہ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے کہ جب انعام بڑا ہو تو اس کے

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۳۔ فتح ۱۳۶۹ ہش ۳۔ دسمبر ۱۹۹۰ء

کفایت شعاری

گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ ایک دوست نے مہنگائی کی بات شروع کر دی۔ کہنے لگے گھی تو خیر ملتا ہی نہیں یعنی جسے اصل اور دیسی گھی کہتے ہیں لیکن جو چیزیں ملتی ہیں ان کا بھاؤ آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ کہاں وہ دن جب چار آنے سیر گوشت ملتا تھا۔ آج چالیس روپے سیر ملتا ہے یا اس سے کچھ کم ہوگا۔ پاس ہی بیٹھے ایک دوست کہنے لگے اس وقت آپ کی تنخواہ تھی بیس روپے اور آج آپ کا بیٹا چار ہزار روپے کی نوکری پر لگتا ہے تو آپ کو تسلی نہیں ہوتی۔ آپ کو شکوہ ہوتا ہے کہ تنخواہ کم ہے۔ آپ بھی استاد تھے اور ٹیوشن نہیں کرتے تھے۔ اب آپ کا بیٹا بھی استاد ہے اور ٹیوشن کرتا ہے اور اسطرح پانچ چھ ہزار روپے مزید کما لیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قیمتیں بڑھتی ہیں۔ تنخواہیں بڑھتی ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کا تعاقب کرتی رہتی ہیں۔ یعنی تنخواہ بڑھی تو قیمت بڑھی۔ اور قیمت بڑھی تو تنخواہ بڑھی۔ پھر گلہ کیسا۔

لیکن بات اتنی آسان بھی نہیں ہے۔ طرز زندگی بدل گیا ہے۔ رہن سہن کے متعلق خیالات میں انقلاب آگیا ہے۔ بے چینی نے چین کی جگہ لے لی ہے۔ بے صبری نے قناعت کی جگہ لے لی ہے۔ اور یہ عوام الناس کی عادت بن گئی ہے۔ چیزیں خریدتے بھی ہیں اور شکوہ بھی کرتے ہیں۔ خریدتے بھی اس طرح ہیں کہ پہلے ایک سیر گوشت خریدتے تھے تو اب پوری ران خریدتے ہیں۔ گویا کہ بظاہر پہلے سے خوشحالی زیادہ ہے۔ لیکن پہلے سے بے چینی بھی زیادہ ہے۔ شکوہ بھی زیادہ ہے۔

کبھی ہم نے یہ بھی سوچا ہے کہ مہنگائی ہے تو اول تو اس کا علاج ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ خریدار نے تو قیمت مقرر نہیں کرنی۔ اور اگر طوعاً و کرہاً چیزیں خریدنی ہی ہیں اور اسی قیمت پر خریدنی ہیں تو گلہ کیسا اور گلے کا فائدہ کیا۔ کیا ہم اپنی طبیعت کو قناعت کی طرف مائل کر کے صرف اتنی چیز نہیں خرید سکتے جس کے خریدنے سے ہمارے بجٹ پر اثر نہ پڑے۔ اگر حدیث میں یہ آتا ہے کہ ہمسائے کو سالن دینے کیلئے اپنی ہنڈیا میں زیادہ پانی ڈالنا پڑے تو ایسا کر لیا جائے۔ کیا ہم اپنی ہنڈیا میں اپنے لئے زیادہ پانی نہیں ڈال سکتے اور دوم۔ اگر علاج کسی حد تک ہمارے ہاتھ میں ہے بھی تو کیا ہم وہ اختیار کرتے ہیں یا شکوہ ہی کرتے رہتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش نظر رکھا جائے تو نہ ہم مہنگائی کا شکوہ کریں نہ اپنی استطاعت خرید کے کم ہونے کا۔ حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں

"انسان کو چاہیئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے۔"

ہر اچھی بات ہے تیرا ارادہ
بُری باتیں مری فطرت کی خامی
مَیں اپنے آپ کو پہچانتا ہوں
ترا احساں ہے میری نیک نامی

ابوالاقبال

یادوں کی بے نام سی اُلجھن کس کے نام کروں
اپنا رُوٹھا رُوٹھا تن مَن کس کے نام کروں

صحراؤں کی رَونق مَیں نے کر دی ان کے نام
شہروں کا چُپ چاپ سا مدفن کس کے نام کروں

عِلم اور حِلم کی ضَو اور لَو کی تو پہچان ہے مجھکو
یہ جو استبداد کا ہے فن کس کے نام کروں

مَیں تو چھت پر قندیلوں کو روشن کرتا ہوں
یہ دیوار و دَر اور روزن کس کے نام کروں

یہ تنّور تو جلنے سے احساس کی بھٹّی ہے
لیکن اس تنّور کا ایندھن کس کے نام کروں

پھُولوں کو دستار میں رکھ کر مجھ سے پُوچھتا ہے
میرے پاس جو اک گلشن ہے کس کے نام کروں

دل کی اندھیاری سی دنیا تو ہے میرے نام
گھر کا روشن روشن آنگن کس کے نام کروں

اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے تیرے نام سے کام
اَوروں سے مَیں اپنی اَن بَن کس کے نام کروں

تُو نے دی پرواز کی طاقت مَیں نے کی پرواز
اب ہے جو بھی مجھ پہ قدغن کس کے نام کروں

دے کے آج نسیم اپنے ہمسایوں کو دیواریں
سوچ رہا ہوں اپنا آنگن کس کے نام کروں

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"دعا کرانے والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ جہاں تک ممکن ہو تم اپنے آپ کو درست کرو اور یہ یقیناً سمجھ لو کہ انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔"
ملفوظات جلد ششم ص۱۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر

اللہ تعالےٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

تلقین عمل

مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنی رپورٹ میں ذکر کیا ہے کہ اکثر مجالس سے نمائندگان نہیں آئے جہاں تک انسانی نفس کا تعلق ہے نئی بات لوگ آہستہ آہستہ اختیار کرتے ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے کے لوگ آج کل کے لوگوں سے تقویٰ میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ لیکن جب آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ ہر احمدی ہر تین ماہ کے بعد ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے چندہ دے تو بعض دوستوں نے کہا کہ اس طرح تو احمدیت میں داخل ہونے میں مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کئی لوگ ایسے بھی تھے جو ایک پائی فی روپیہ فی سہ ماہی سے کئی گنا زیادہ چندہ دیتے تھے مگر اس شرح کے مقرر ہو جانے سے بعض نے خیال کر لیا کہ اس طرح احمدیت قبول کرنے میں لوگ ہچکچاہٹ محسوس کریں گے لیکن اب کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنی آمد کا تیس چالیس فی صد چندہ دیتے ہیں حالانکہ اِن میں سے بعض ایمان میں اتنے پختہ نہیں جتنے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے رفقاء ایمان میں پختہ تھے۔ لیکن اس زمانے میں لوگ ایک پائی فی روپیہ فی سہ ماہی شرح چندہ مقرر ہونے سے گھبراتے تھے پس ابتدا میں ہمیشہ دقتیں پیش آتی ہیں لیکن جب کام چلے گا خدام میں اس کی اہمیت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ بڑی بات یہ ہے کہ کورس میں شامل ہونے والوں کو چاہئیے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر خدام کی تنظیم کریں میں سمجھتا ہوں کہ ابھی خدام کی دس فیصدی تنظیم ہوئی ہے ۹۰ فی صد تنظیم ابھی باقی ہے آپ کو چاہئیے کہ اپنی اپنی جگہوں پر جاکر خدام کی تنظیم کریں اسی طرح اردگرد کے علاقہ میں پھر پھر کر مجالس میں تحریک کریں کہ اگلے سال اس کورس میں شامل ہونے کے لئے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں بعض جگہوں پر مشکلات بھی ہیں مثلاً کراچی کی جماعت کے اکثر خدام ملازمت پیشہ ہیں اس لئے انہیں چھٹیاں ملنی مشکل ہوں گی لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ سال میں دو تین خدام اِس کورس میں شامل ہو جائیں اور وہ وہاں جاکر باقی خدام کو ٹریننگ دیں۔ کیونکہ اس انتظام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو خدام اس تربیتی کورس میں شامل ہوں وہ واپس جاکر دوسرے خدام کو ٹریننگ دیں یاد رکھیں کہ اِس کورس سے ہمارا یہ مقصد نہیں تھا کہ ہم تیس چالیس خدام کو ٹرینڈ کریں یا ہمیں صرف تیس چالیس خدام کی ضرورت ہے بلکہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ جس خادم کو اس کے لئے بلایا جائے وہ آگے دوسروں کو سکھائے اور کوشش کرے کہ آئندہ سال زیادہ خدام اس کورس میں حصہ لیں آپ ہی سے ہر ایک خادم دو چار پانچ چھ اور خدام کو ٹریننگ دے۔ اسی طرح وہ خدام آگے اور خدام کو ٹریننگ دیں اس طرح ۵۰ خدام کو تربیت دینے کی وجہ سے ہزاروں تک یہ تربیت پہنچ جائے گی۔

میں نے اساتذہ سے کہا تھا کہ اس کورس میں موٹی موٹی باتیں سکھائی جائیں پیچیدگیوں میں نہ پڑا جائے۔ اس لئے بطورِ امتحان میں ایک دو باتیں پوچھتا ہوں انڈر ٹریننگ (زیرِ تربیت) خدام سب کھڑے ہو جائیں۔ جو سوال میں کروں گا اِس کا جواب نہیں دینا۔ بلکہ صرف ہاتھ کھڑا کرنا ہے جس سے معلوم ہو کہ تمہیں جواب آتا ہے اور میں جس سے چاہوں گا جواب پوچھ لوں گا۔ مثلاً میں ایک فقرہ بولتا ہوں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ اس کی اصلاح کریں گے تو ہاتھ کھڑا کریں اس میں مولوی فاضل یا مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل خدام میرے مخاطب نہیں۔ مثلاً میں یہ فقرہ بولتا ہوں (حضور نے یہاں عربی کا ایک فقرہ بولا اور فرمایا بولو یہ صحیح ہے یا غلط اس پر متعدد خدام نے ہاتھ کھڑے کئے اور حضور نے ایک خادم حفیظ احمد صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس میں کیا غلطی ہے انہوں نے دو غلطیوں کی تصحیح کی یعنی انہوں نے بتایا کہ اللہ اسم اِنّ ہے اس لئے اس پر بجائے کسرہ کے فتح آئے گی کیونکہ اِنّ اپنے مابعد کو فتح دیتا ہے اور اسی طرح ایک اور غلطی کی نشان دہی کی)

حضرت امام جماعت (الثانی) (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے دوسرے خدام سے دریافت فرمایا کہ بتائیں کہ کیا اور بھی کوئی غلطی ہے یا نہیں۔ مگر کوئی خادم جواب نہ دے سکا۔ حضور نے فرمایا کہ اس فقرے میں یعملون نہیں چاہیے بلکہ صرف یعملوا چاہیے۔ دوسرا سوال حضور نے یہ کیا کہ فاعِل کے آخر میں جو حرکت آتی ہے وہ کیا ہے جو خدام اس سوال کا جواب بتا سکتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر متعدد خدام نے ہاتھ کھڑے کئے جن میں ہمارے نو احمدی بھائی رشید احمد صاحب امریکن واقف زندگی بھی شامل تھے مکرم رشید احمد صاحب نے بھی چودہ روزہ تربیتی کورس میں باقاعدہ شمولیت کی تھی۔ حضور نے مکرم رشید احمد صاحب سے ہی سوال کا جواب پوچھا انہوں نے بتایا فاعِل کے آخر میں رفع آتا ہے اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ آپ لوگوں نے جو کچھ پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ وہ لکھا بھی ہوگا۔ (اس کے بعد حضور نے اساتذہ کرام سے سوال کیا) کہ وہ جو کچھ پڑھایا کرتے تھے آیا وہ لکھوایا بھی کرتے تھے یا نہیں اور خدام اپنی جگہوں پر واپس جاکے اِن اسباق کو یاد کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اِس پر مکرم مولوی سیف الرحمٰن صاحب فاضل، مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد نے عرض کیا کہ حضور سوائے اَن پڑھ خدام کے کہ وہ لکھنا نہیں جانتے باقی خدام نے اسباق نوٹ کر لئے ہیں اور واپس جاکر اگر وہ یاد کرنا چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں۔

میں نے بتایا ہے کہ خواہ ماں باپ کتنی بھی کوشش کریں کہ ان کا بچہ بداخلاقیوں کے بداثر سے محفوظ رہے۔ جب تک بچے کی صحبت اور مجلس نیک نہ ہوگی۔ اس وقت تک ماں باپ کی کوشش بچوں کے اخلاق درست کرنے میں کارگر اور مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ بے شک ایک حد تک ان کی اچھی تربیت سے بچوں میں نیک خیالات پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر بچے کی عمدہ تربیت کے ساتھ اس کی صحبت بھی اچھی نہ ہو تو بدصحبت کا اثر تربیت کے اثر کو اتنا کمزور کر دیتا ہے کہ اس تربیت کا ہونا نہ ہونا تقریباً مساوی ہو جاتا ہے۔ بچپن کی بدصحبت ایسی بدعادات بچے کے اندر پیدا کر دیتی ہے کہ آئندہ عمر میں ان کا ازالہ ناممکن ہو جاتا ہے ایسے آدمی کے قلب میں دو متضاد کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک طرف تو ماں باپ کی نیک تربیت اس کو نیکی کی طرف کھینچتی ہے اور دوسری طرف بدصحبت بدی کا میلان اس کے اندر پیدا کرتی ہے اور وہ ہمیشہ اس کشمکش میں مبتلا رہتا ہے اور نفس لوامہ کے اثر سے اس کو کبھی آزادی حاصل نہیں ہوتی۔

ماں باپ کی تربیت اگر خشیت اللہ اس کے اندر پیدا کرتی ہے تو بدصحبت اس کے مقابلے میں اس کی ہمت اور حوصلے کو پست کر دیتی ہے پس کامل تربیت اسی وقت ہو سکتی ہے کہ کہ جب اچھی تربیت کے ساتھ صحبت بھی اچھی ہو لیکن جیسا کہ میں نے بتایا تھا بچوں کو کسی سے نہ ملنے دینا اور انہیں قید رکھنا بھی کوئی نیک نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس طرح جہاں اس کی تربیت نامکمل رہتی ہے وہاں اس کے اعضاء کی نشوونما بھی اچھی طرح نہیں ہو سکتی۔ وہ بچہ جسے بدی کے اثر سے بچانے کے لئے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ ایک طرف اس کی صحت خراب رہتی ہے اور اس کے اعضاء پوری طرح نشوونما حاصل نہیں کر سکتے۔

دوسری طرف ایسے بچے ساری عمر بچے ہی رہتے ہیں۔ خواہ ان کی عمر چالیس پچاس سال کی ہی ہو جائے۔ کیونکہ وہ اسی وقت تک بدی سے بچے رہ سکتے ہیں جب تک کہ بدی ان کے سامنے پیش نہیں ہوتی۔ لیکن جب بھی بدی ان کے سامنے پیش ہو۔ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور جھٹ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس بچوں کو دوسرے بچوں سے نہ ملنے دینے اور علیحدہ قید رکھنے سے ہم ان کو بدی کے اثرات سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ بلکہ اس طرح اور بھی زیادہ ان کو بدیوں کے اثرات کو جلد تر قبول کرنے کے قابل بنا دیتے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں دیکھنا چاہئیے کہ وہ کون سے طریق ہیں جن سے بچوں کی تربیت عمدگی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

تحریک جدید صدقہ جاریہ ہے

حضرت فضل عمر نے فرمایا:۔

"یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزارہا سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا ......"

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

عراقی نقل وحرکت

کہتے ہیں کہ گذشتہ دو ہفتے میں سعودی عرب کی سرحدوں پر عراق کی فوجوں کی نقل وحرکت پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوگئی ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے خیال میں سعودی عرب اور امریکہ اب عراق پر حملہ کرنے ہی والے ہیں ۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ امریکہ کی جنگی تیاریوں کے سلسلے میں جو بار بار بیانات آ رہے ہیں اور جن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی فوج کو مزید کمک بھیج رہے ہیں ۔ اور دوسرے ممالک سے بھی مزید فوج مانگ رہے ہیں ۔ عراقی فوج کی نقل وحرکت امریکہ کی ان باتوں کو ایک عملی خطرہ سمجھتے ہوئے ایسا کر رہی ہے ۔ عراقی فوجی افسروں کا کہنا ہے کہ سعودی عرب اپنے آپ کو دباؤ کے ماتحت سمجھ کر ایسی حرکات کر رہا ہے جس کے نتیجے میں عراق اپنی فوجی نقل وحرکت کو زیادہ تیز اور نمایاں کرنے پر مجبور ہوگیا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عراق نے اب فضائی جنگ کی طرف زیادہ توجہ دینی شروع کر دی ہے پہلے تو اس کا خیال یہ تھا کہ اگر جنگ ہوئی بھی تو وہ زیادہ تر زمینی جنگ ہوگی لیکن اب جب سے اس نے امریکہ کے نئے بیانات سنے ہیں اس کا خیال بدل گیا ہے ۔

۱۹۸۰ء میں امریکہ نے سعودی عرب میں اپنے جہاز اس غرض کے لئے رکھے ہوئے تھے کہ وہ عراق ایران جنگ پر نظر رکھ سکے ۔ اس کے بعد ۱۹۸۱ میں سعودی عرب نے امریکہ سے اواکس AWACS جہاز ۹ ارب ڈالر کی لاگت سے خریدے ۔ اور کہا جاتا ہے کہ اب تک تاریخ میں اسلحہ خریدنے کے سلسلے میں یہ سب سے بڑا سودا ہے ۔ اگرچہ اسرائیل کے حامیوں نے اس سودے کی انتہائی مخالفت کی تھی ۔ لیکن سعودی عرب کو اواکس جہاز مل گئے ۔ اگرچہ ۱۹۸۱ کا سودا ۱۹۸۶ میں مکمل ہوا ۔ یعنی ۱۹۸۶ میں سعودی عرب کو یہ جہاز ملے ۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پانچ سالہ تاخیر اسرائیل کے دباؤ کے ماتحت ہو ۔ یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس وقت امریکہ کے پاس اتنے جہاز نہ ہوں اور سودا اس شرط پر کر لیا گیا ہو کہ یہ جہاز آہستہ آہستہ یا عنقریب سپلائی کر دیئے جائیں گے ۔ اواکس اڑانے کے لئے زیادہ تر سعودی افسروں کو امریکہ میں ہی تربیت دی گئی تھی اور کہتے ہیں اس سے امریکہ کو بھی فائدہ ہوا اور سعودی عرب کو بھی ۔ اب خلیج کے تنازعے میں امریکہ کے اواکس سعودی عرب کی تعداد کے برابر ہیں ۔ یعنی کل ۱۰ جن میں سے ۵ سعودی عرب کے ہیں ۔ اگرچہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سعودی عرب کے پاس جو جہاز ہیں ۔ وہ اتنے جدید ٹیکنیک کے نہیں جتنے کہ امریکہ کے پاس ۔ دراصل ان میں جو خامی یا کمزوری ہے وہ اس لئے رکھی گئی ہے تا کہ ان سے اسرائیل کو کوئی خطرہ پیدا نہ ہو ۔ یہ صرف حفاظتی تدابیر کے لئے ہی استعمال کئے جا سکتے ہیں اور ان کو وقت کے ساتھ ساتھ جدید بھی نہیں کیا گیا ۔ یہ آج سے چار سال پہلے کی ٹیکنیک کے حامل ہیں ۔ موجودہ خلیج کے تنازعے میں امریکی کمانڈروں نے کہا ہے کہ ان جہازوں میں جو کمی ہے اس سے عراق کے خلاف حملہ کرنے میں بھی کمزوری آ جانے کا امکان ہے ۔

جاپانی فوجیں

بعض باتیں دوستی میں کر لی جاتی ہیں یا اس خیال سے کہ اگر نہ کی گئیں تو تعلقات کے خراب ہونے سے کسی نقصان کا احتمال ہوگا ۔ بعض اوقات بعض باتیں غلطی سے بھی کر لی جاتی ہیں ۔ اور پھر خیال یہ آتا ہے کہ بات تو کر لی گئی ہے لیکن خدا کرے اس کا وہ نتیجہ نہ نکلے جو وہ لوگ چاہتے ہیں جن کے ایماء پر یہ بات کی گئی ہے ۔ یہی حال اس وقت خلیج کے تنازعے کا ہے ۔ امریکہ کے ساتھ مل کر بعض ممالک نے اپنی فوجیں سعودی عرب بھیج تو دی ہیں لیکن کون جانے ان میں کتنے ایسے ممالک ہیں جو دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ان کی فوجیں جنگ میں کام آسکیں اور وہ عراق سے برسرپیکار ہو کر کویت کو بھی خالی کر والیں اور عراق کو بھی ختم کر دیں یا کم از کم صدام حسین کی حکومت کا تیا پانچا کر دیں ـــــ امریکہ کے ساتھ جو چھوٹے ممالک کے تعلقات ہیں وہ بسا اوقات ایسی حرکات کروانے پر مجبور کر دیتے ہیں جو دل سے نہیں کی جاتیں ۔ محض اس لئے کی جاتی ہیں کہ کل کلاں کو امریکہ سے مدد ہی ملنی نہ بند ہو جائے یا اور کسی قسم کا نقصان نہ سامنے آجائے جاپان نے بھی اپنی فوجیں امریکہ کے ساتھ مل کر عراق کی مخالفت میں بھیج تو دی ہیں ۔ لیکن اب جاپانی یہ سوچ رہے ہیں کہ کیا یہ غلطی ہے جو ان سے سرزد ہو گئی ہے ۔ یا انہوں نے محض امریکہ کی دوستی کے پیش نظر اپنے نظریات کے خلاف اپنی فوجیں بھیجی ہیں ۔ جاپان کی تو یہ بھی پوزیشن ہے کہ عام حالات میں اپنی دستوری روایات کے مطابق وہ اپنی فوجوں کو اپنے ملک کی سرحدوں سے باہر فوجی کارروائیوں کے لئے نہیں بھیج سکتا ۔ اب انہوں نے خاص طور پر اس قانون کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی فوجوں کو بھیجا ہے ۔ لوگوں نے اس پر احتجاج بھی کیا ۔ لیکن احتجاج کرنے والے اور ہوتے ہیں ۔ اور دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر اپنی ضروریات کو جانچنے اور ان کے مطابق کام کرنے والے اور ۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد جاپان کو ایک ایسی کنسٹی ٹیوشن دی گئی تھی جس میں اس بات کی ممانعت کر دی گئی تھی کہ وہ اپنی فوجوں کو اپنے ملک سے باہر بھیج سکیں اس کا اصل مقصد تو یہ تھا کہ جنگ کے حلقے کو ہمیشہ تنگ سے تنگ رکھا جائے ۔ نہ جاپان کی فوجیں باہر جائیں اور نہ کسی سے جنگ کریں ۔ جرمنی کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا تھا ۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں اب جب کہ دونوں جرمنیوں کو اکٹھا کیا گیا ہے تو اس وقت بھی سب سے اہم خیال جو سامنے آیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ یہ دونوں مل کر اتنے مضبوط نہ ہو جائیں کہ دوسرے ممالک پر لشکر کشی کر کے ان کو زیر نگیں کر لیں یا مختلف قسم کے خطرات سے دوچار کر دیں ۔ لیکن اب ایک عجیب مخمصے کی حالت پیدا ہوگئی ہے کہ جرمنی اور جاپان کو اس بات کے لئے تمسخر کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ وہ جنگ کی بجائے امن کے خواہاں ہیں ۔ چنانچہ جاپان کی کنسٹی ٹیوشن کی وہ شق جس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو اپنے ملک کی سرحدوں سے باہر نہیں بھیجے گا ۔ اسے بدل کر اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے ۔ کہ اپنی فوجوں کو باہر بھیجے اور اسی تبدیلی کے ماتحت جاپان نے اپنی فوجیں خلیج کے تنازعے کے سلسلے میں بھیجنے کا فیصلہ کیا گویا کہ بڑی طاقتیں امن اور جنگ کے متعلق خود فیصلے کر لیتی ہیں اور دوسرے ممالک کو ان کے مطابق کام کرنے کی ترغیب دیتی ہیں ۔ اگر پہلے یہ خیال تھا کہ اگر جاپان نے اپنی فوجیں اپنی سرحدوں سے باہر بھیجیں تو جنگ کا خطرہ ہے تو اب اس خیال کو کیوں بدل دیا گیا ہے ۔ اب بھی جاپانی فوجوں کو جنگ کے لئے ہی باہر لے جایا گیا ہے ۔ اگر جنگ پہلے بری تھی تو اب کیسے اچھی ہوگئی ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ ہر حال میں عراق کے خلاف جنگ پر تلا ہوا ہے ۔ اور اس کوشش میں ہے کہ جلد از جلد اقوام متحدہ کی طرف سے اجازت مل جائے اور وہ حملہ کر دے اس لئے اس نے جاپان کو بھی انہی خطوط پر لگا لیا ہے ۔

سیاسی دنیا میں بعض اوقات عجیب عجیب خیالات سامنے آتے ہیں ۔ مثلاً جاپان ہی کے سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ فوجوں کو جاپانی سرحدوں سے باہر بھیجنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ موجودہ وزیر اعظم کائفو اپنے آپ کو ایک مضبوط سیاست دان باور کرا سکیں کہتے ہیں کہ جاپان میں ان کی کیفیت ایک نگران وزیر اعظم کی سی ہے ۔ اور سوچا یہ جا رہا ہے کہ جب وہ لوگ جو حقیقی معنوں میں مضبوط سیاستدانوں پر لگائے گئے الزامات دور ہو جائیں گے اور وہ واپس آجائیں گے تو کائفو کو ان کے عہدے سے ہٹا کر دوسرے مضبوط لوگ ان کی جگہ لے لیں گے ۔ یہ بات کہاں تک درست ہے یہ تو جاپانی ہی کہہ سکتے ہیں ۔ کیا وہ اپنے وزیر اعظم کو نگران وزیر اعظم سمجھتے ہیں ۔ یا ان کے خیال میں ان جیسا ہی وزیر اعظم ہونا چاہیئے اور وہ ان کی دل سے قدر کرتے ہیں ؟؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر حنیف احمد قمر

کچھ قاعدہ یسرنا القرآن کے بارے میں

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بن اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

معرفت کے اس چمن تک رسائی حاصل کرنے کے لئے قاعدہ یسرنا القرآن کی پگڈنڈی پر چلنا ضروری ہے۔ ۱۹۸۹ء کی مجلس مشاورت میں جو تجاویز منظور ہوئیں ان میں سے ایک دیہاتی مجالس میں قرآن مجید پڑھنے کی طرف توجہ دلانے کے بارے میں تھی۔ چونکہ قرآن مجید پڑھنے کا پہلا زینہ قاعدہ یسرنا القرآن ہے لہذا مشاورت کے بعد خاکسار نے ضلع میانوالی کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ تقریباً ساٹھ فیصد گھروں میں یہ قاعدہ موجود نہیں۔ لہذا ذاتی طور پر ہر گھر میں ایک ایک قاعدہ پہنچایا گیا اور اب خدا کے فضل سے ضلع میانوالی کا کوئی احمدی گھر ایسا نہیں جس میں قاعدہ موجود نہ ہو

جماعت احمدیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے قرآن مجید کے پڑھنے کو آسان بنانے کے لئے سائنسی بنیادوں پر ایک قاعدہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس سے غیر از جماعت احباب نے بھی فائدہ اٹھایا اور یہ تسلیم کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا کہ یہ ایک بہترین قاعدہ ہے آج کل بھی ایک غیر از جماعت دوست جو کہ مدرس کرتے ہیں خاکسار سے روزانہ سبقاً قاعدہ پڑھ رہے ہیں۔

بچپن میں قاعدہ ضرور پڑھا تھا مگر جو میں شعوری طور پر اور غور کر کے پڑھا تو یہ امر عیاں ہوا کہ واقعی اس سے بہتر قاعدہ ممکن ہی نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں، میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میرا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ یہ قاعدہ خدائی تائید کے ماتحت لکھا گیا ہے۔ جس سے یہ بات پوری ہوئی ہے کہ "ہم نے قرآن کا پڑھنا اور یاد رکھنا آسان بنا دیا ہے"۔ میں نے کسی جگہ پڑھا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے بھی اس قاعدے کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے بہتر طریقہ قرآن پڑھانے کا سمجھ میں نہیں آتا اور یہ ایک عجیب چیز ہے کم و بیش اسی قسم کے الفاظ قاعدے کے بارے میں آپ نے فرمائے ہیں۔

اب مختصراً بیان کرتا ہوں کہ اس قاعدے میں کیا بڑی بڑی خوبیاں ہیں۔ سب سے بڑی خوبی تو یہ ہے کہ اس میں فطرت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریجی طور پر بچے کو آسان سے مشکل کی طرف لے جایا گیا ہے صرف اسی بات سے اندازہ کر لیں کہ نقطوں کی پہچان کے لئے الگ قاعدہ بنایا گیا ہے۔ زیر۔ زبر۔ پیش اور اسی طرح دوسرے اعراب کے لئے الگ قاعدہ ہے دوسرے اس قاعدہ میں چونکہ حروف اور اعراب کی پہلے علیحدہ پہچان کرا دی جاتی ہے اور وہ بھی بغیر ترتیب کے تاکہ بچہ رٹا نہ لگا سکے لہذا بچے کو رٹ کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ حروف پہلے ایک ایک پھر جوڑ کر یعنی مرکب شکل میں پیش کئے گئے ہیں۔ جب حروف کو ایک دوسرے سے ملا کر لکھا جاتا ہے تو ان کی شکل بدل جاتی ہے اس بات کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ غرض قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کے جتنے قواعد ہیں سب اس میں موجود ہیں یعنی جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا۔ وقف کرنے کی تمام صورتیں، حروف مقطعات کے پڑھنے کا طریقہ۔ ادغام کیسے کیا جاتا ہے، غنّے کے ساتھ اور بغیر غنّے کے، نیز حرفوں کا آپس میں ملنا یہ سب کچھ اس قاعدے میں موجود ہے۔

اب خاکسار اس قاعدے کے بارے میں اپنی سفارشات یا گذارشات پیش کرتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری ان گذارشات کے اثرات خدا نے چاہا تو اچھے ہوں گے۔ اور میرے دل میں جو تمنا ہے وہ پوری ہو جائے گی۔

(۱) یہ قاعدہ ہر احمدی گھر میں موجود ہونا چاہیے۔

(۲) چار برس کی عمر تک بچے کو قاعدہ شروع کروا دیا جائے۔

(۳) اچھا قاعدہ ایک اچھے استاد کو چاہتا ہے۔ لہذا کوشش کی جائے کہ پڑھانے والا قاعدے پر مکمل عبور رکھتا ہو جو قاعدے میں دی گئی ہدایات کے مطابق پڑھائے

(۴) بغیر جلد کے قاعدہ دیکھ کر بہت دکھ ہوتا ہے۔ اگر قاعدہ جلد کروا لیا جائے تو بہتر ہو گا۔ اور شاید ہر بچے کے لئے علیحدہ قاعدے کی بھی ضرورت نہ پڑے بعض دفعہ تو ایک بچہ ہی کئی قاعدے ختم کر دیتا ہے یعنی پھاڑ کر۔ اگر ایسی صورت ہو کہ دکانوں پر قاعدہ مجلّد شکل میں ہی بکے تو اور بھی بہتر ہے۔

(۵) جو احباب ماضی بعید میں قاعدہ پڑھ چکے ہیں ان سے میری گذارش ہے کہ وقت نکال کر دوبارہ پڑھ لیں یقیناً بہت سی اصلاح ہو جائے گی۔ خاکسار نے قائد صاحب ضلع اور ناظم صاحب مال کو دہرائی کروائی ہے اس میں کوئی عار محسوس نہیں کرنی چاہیے کہ بچوں کا قاعدہ اب ہم کیسے پڑھیں اسی طرح قاعدہ پڑھانے میں بھی عار محسوس نہیں کرنی چاہیے۔

(۶) بازار میں چھوٹا یعنی آدھا قاعدہ بھی ملتا ہے۔ میرے خیال میں ایسا شاید اس لئے ہو کہ بچے کو قاعدہ اٹھانے میں آسانی رہے۔ اس ضمن میں میرا تجربہ یہ ہے کہ بعض دفعہ دیہاتی مجالس میں یا دور دراز کی مجالس میں چھوٹے قاعدے کو ہی مکمل قاعدہ تصور کر لیا جاتا ہے خود مجھے میرے ایک دوست نے بتایا کہ میں نے صرف چھوٹا قاعدہ پڑھا اور اس کے بعد مجھے قرآن مجید پر لگا دیا گیا کہ قاعدہ پڑھ چکے ہو اب قرآن مجید پڑھو۔ چھوٹا قاعدہ ختم کرنے کے بعد بڑا قاعدہ تو لینا پڑتا ہی ہے جس کے اندر چھوٹا قاعدہ بھی موجود ہے تو پھر یہ دہرا خرچ کیوں۔ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بچے کو چھوٹا قاعدہ ختم کروا دیا ہے اب بڑے قاعدے کے آنے کا انتظار ہے اور یوں بچے کی پڑھائی میں لمبا وقفہ آ جاتا ہے اگر بڑا قاعدہ مجلّد شکل میں موجود ہو تو مصنف قاعدہ کی وصیت پر بھی عمل ہو جائے گا کہ اس قاعدے میں کسی قسم کا ردّ و بدل نہ کیا جائے

(۷) قاعدہ پڑھانے کے بعد بچے کو پیر منظور محمد صاحب کا لکھا ہوا قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن پڑھانا چاہیے کسی اور طرز کے لکھے ہوئے قرآن مجید پر پڑھانے سے بچے کی جلد ترقی میں حرج واقع ہو گا۔

آخر میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید صحیح پڑھنے اور پڑھانے ترجمہ و تفسیر سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا"

قرارداد تعزیت

محترم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب

الفضل کے گزشتہ شمارہ میں کارکنان فضل عمر ہسپتال کے ایک تعزیتی جلسہ کی کارروائی شائع ہوئی ہے اسی جلسہ میں ذیل کی قرارداد بھی منظور کی گئی۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ڈاکٹرز اور کارکنان کا یہ اجلاس محترم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم ڈاکٹر عمر الدین صاحب نے سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دی اور بارہ سال تک مجلس نصرت جہاں کے تحت مغربی افریقہ میں جماعت کے ہسپتالوں میں نہایت شاندار اور قابل قدر طبی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۸۱ء میں آپ فضل عمر ہسپتال کے ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر مقرر ہوئے پھر ۱۹۸۷ء سے ۱۹۸۹ء تک یہاں بطور ایڈمنسٹریٹر خدمات بجالاتے رہے۔ یکم جولائی ۱۹۸۹ء کو آپ فضل عمر ہسپتال سے ریٹائر ہوگئے ہسپتال کا آؤٹ ڈور بلاک آپ کے وقت میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے دور میں ہسپتال میں نمایاں ترقی ہوئی۔ محترم ڈاکٹر صاحب ربوہ شہر کیلئے حفظان صحت کے تقاضوں کی تکمیل اور تطہیر و صفائی وغیرہ کے معیار کو بلند کرنے کیلئے۔ ایک کمیٹی کے صدر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ہم کارکنان فضل عمر ہسپتال محترم ڈاکٹر عمر الدین صاحب کی بیگم صاحبہ، بچوں اور دیگر پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

ہم ہیں

ڈاکٹرز و کارکنان فضل عمر ہسپتال

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۔ نومبر کو فرما چکے ہیں۔ وعدہ جات تحریک جدید جماعتوں کی طرف سے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ سیدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے کہ

"جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو"

جن جماعتوں نے ابھی تک نئے سال کے وعدے نہیں بھجوائے ان سے درخواست ہے کہ اپنے ٹارگٹ کے مطابق جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ہادی علی صاحب چوہدری۔ لندن اطلاع دیتے ہیں کہ آپ کے والد محترم چوہدری فرزند علی صاحب ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔

○ مکرم عبدالرحمٰن صاحب لبراء دارالعلوم وسطی ربوہ کا پراسٹیٹ کا اپریشن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں ۲۱ ، نومبر کو ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔

○ عزیزہ رفیقہ باسط صاحبہ بنت سیّدہ منیرہ ظہور کے اپنڈکس اور پتّے کے آپریشن ہوئے ہیں۔ دونوں آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گئے ہیں اور عزیزہ ہسپتال سے گھر آچکی ہیں۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالمومن صاحب حیدران کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اب پہلے سے ان کی طبیعت کچھ بہتر ہے۔

○ مکرم سید بشیر احمد صاحب دارالنصر شرقی کے پوتے سید حسنات احمد کی دائیں ٹانگ موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ فضلِ عمر ہسپتال میں علاج ہو رہا ہے۔

○ محترمہ عالم بی بی صاحبہ۔ دارالرحمت وسطی کمر اور پٹھوں کے درد کی وجہ سے علیل ہیں۔
مکرم سراج الدین انور صاحب آنکھوں کی خرابی اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد یونس صاحب شالامار ٹاؤن لاہور کی اہلیہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم شریف احمد صاحب آف آرام باڑی آزاد کشمیر۔ پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بیوہ مکرم صوفی محمد عبداللہ صاحب (ڈائل میکر) دارالرحمت شرقی (د) ربوہ مختصر علالت کے بعد ۱۳ ، نومبر شام سوا چھ بجے ۸۷ ، سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ۱۴ ، نومبر بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مولانا سلطان محمود صاحب انور ، ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے دعا کروائی۔ آپ مکرم محمد اکرم صاحب نائب امیر ضلع خانیوال کی والدہ تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

خدام کی توجہ کے لئے

(۱) ماہ دسمبر میں مطالعہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "نشانِ آسمانی" مقرر ہے۔

(۲) پہلے سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "امانت" ہے۔ جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵، جنوری ہے

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

لجنہ کی دستکاری نمائش

لجنہ کے زیر انتظام دستکاری کی سالانہ نمائش ۲۶ ۔ ۲۷ ، اور ۲۸ ، دسمبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ میں ہوگی۔ لجنات اپنا سامان ۲۰، دسمبر تک بھجوا دیں۔ سامان معیاری ہو۔

سیکرٹری نمائش لجنہ اماء اللہ پاکستان

جامعہ احمدیہ میں انگریزی کے تجربہ کار استاد کی ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی زبان کے ایک سپیشل کورس کی تدریس کے لئے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جو انگریزی تدریس کا خاص تجربہ رکھتے ہوں۔

خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے دوست فوری طور پر اپنے امیر/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ وکالت تعلیم سے رابطہ قائم کریں۔ اپنی کوالیفکیشن اور تجربے کی تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں۔ ریٹائرڈ دوست بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔

وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۹۹ میں ناہید انجم زوجہ حفیظ الرحمٰن صاحب قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۵ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر مبلغ ۶۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند (۲) زیورات طلائی 5 تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ DM 300/- ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناہید انجم مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ حفیظ الرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ سید سلیم احمد گ[illegible]فی۔ جرمنی۔

مسل نمبر ۲۷۸۰۰ میں طاہر احمد ولد چوہدری حفیظ احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 219 R-B ضلع فیصل آباد حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 385 جرمن مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر احمد ولد حفیظ احمد صاحب مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ منظور احمد بھٹی جرمنی گواہ شد نمبر۲ رفیق احمد مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۷۸۰۱ میں ISSA KOMEH MOHAMMED S/O MOMOH GBAN-YAWAI- پیشہ تدریس عمر 53 سال بیعت 1937ء ساکن سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26/6/90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان زیر تعمیر مالیتی 5000/- Le (۲) ہاؤس ہولڈ فرنیچر مالیتی 6000/- Le اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰۰/- Le ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ISSA KOMEH MOHAMMED سیرالیون۔ گواہ شد نمبر۱ لطف الرحمٰن محمود وصیت نمبر ۱۷۸۴۹ ۔ گواہ شد نمبر۲ چوہدری لطیف احمد احمدیہ سکول BLAMA

مسل نمبر ۲۷۸۰۲ میں شکیل احمد بٹ ولد عبدالرحیم بٹ قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی انگوٹھی مالیتی ۱۸۰۰/- روپے وزنی نصف تولہ (۲) کیمرہ ایک عدد مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عنان احمد ابن مکرم ریاض احمد صاحب ابڑو
لطیف کالونی لاڑکانہ سندھ

واقفین نو

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

سعد سعید احمد ابن مکرم وسیم احمد صاحب ناصر
پیپلز کالونی ۲ فیصل آباد

مبشرہ نور بنت مکرم مقبول احمد صاحب نور
دارالرحمت غربی ربوہ

محمد حمزہ ابن مکرم عبدالشکور صاحب آصف
دارالرحمت وسطی ربوہ

ثمرین قمر بنت مکرم قمر احمد صاحب طاہر
دارالنصر شرقی ربوہ

فیصل شہزاد ابن مکرم عبداللطیف صاحب آصف
دارالیمن غربی ربوہ

مدثر احمد ابن مکرم منور احمد بٹ صاحب
عالم گڑھ ضلع گجرات

زبیر احمد اظہر ابن مکرم محمد مالک ظفر صاحب
نصیر آباد۔ ربوہ

مطلوب حسین ابن مکرم سید الطاف حسین صاحب
لالہ رخ۔ واہ کینٹ

نوید احمد ابن مکرم نذیر احمد صاحب
چک 285/E.B تحصیل بوریوالہ

محمد امتیاز ابن مکرم محمد اقبال صاحب
حال فیکٹری ایریا ربوہ

امتہ المتین بنت مکرم حمید الدین صاحب
حسن پورہ۔ فیصل آباد

خالد محمود ابن مکرم محمد اصغر صاحب شیخ
وسن پورہ لاہور

حفیظ الرحمن ثانی ابن مکرم عبدالمنان صاحب بھٹی
بشیر آباد۔ ضلع حیدرآباد

محمد یوسف ابن مکرم محمد یونس صاحب
فیکٹری ایریا ربوہ

امجد محمود اکبر ابن مکرم علی اکبر صاحب
حلقہ نصیر آباد ربوہ

راشد احمد ابن مکرم ناصر احمد صاحب محمود
ناروے

محمد رضوان احمد ابن مکرم محمد سلمان صاحب بھٹی
گوٹھ مبارک ضلع حیدرآباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صا سے آگے

حصول کے لئے خواہ کتنی ہی محنت اور مشقت کیوں نہ برداشت کرنی پڑے اس کی پرواہ نہیں کی جاتی ۔ دیکھو علم کے پڑھنے میں کتنا روپیہ اور وقت صرف کیا جاتا ہے اور کس قدر محنت کرنی پڑتی ہے لیکن کیا کبھی کسی نے علم پڑھنا اس لئے بھی چھوڑ دیا ہے کہ اس کے لئے روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے یا محنت کرنی پڑتی ہے ہرگز نہیں کیوں ؟ اس لئے کہ اس روپیہ اور محنت کے بعد جو چیز ملتی ہے وہ بہت بیش قیمت ہے اور جہاں انعام بڑا ہوتا ہے وہاں قربانی بھی بڑی کرنی پڑتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ جہاں انعام بڑا ہو اس کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے اس کو بے حقیقت سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن کوئی یہ خیال نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ جو خالق ہے مالک ہے رازق ہے وہ مل جائے تو اس کے لئے محنتیں اور تکلیفیں اٹھانا کیا چیز ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء)

بقیہ: ص۶ سے آگے

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد شکیل احمد بٹ مکان ۷۱۵ بلاک ۴۶ سمن آباد فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد یوسف بٹ مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۳۹ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ چوہدری فضل دین کشمیری بٹ وصیت نمبر ۱۲۳۸۳

مسل ۲۷۸۰۲ میں عذرا شکیل بٹ زوجہ شکیل احمد بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) حق مہر ۱۵۰۰۰/- روپے ۔ (۲) طلائی زیور وزنی ۱/۴ ۱ تولہ مالیتی ۴۷۵۰/- روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ عذرا شکیل بٹ مکان نمبر ۷۱۵ بلاک نمبر ۴۶ سمن آباد فیصل آباد ۔ گواہ شد نمبر ۱ شکیل احمد بٹ خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۸۰۲ ۔ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری فضل دین وصیت نمبر ۱۲۳۸۳

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت آزاد کشمیر نے کشمیر کا مسئلہ عالمی عدالت انصاف واقع ہیگ ، ہالینڈ میں اٹھانے کے مسئلے پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے ۔ جس میں ماہرین قانون شامل ہیں ۔ اس کمیٹی کے سربراہ آزاد کشمیر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ہیں ۔

○ وفاقی حکومت نے ڈیڑھ سال کے اندر تین لاکھ ٹیلی فون کنکشن دینے کیلئے ایک منصوبہ بنایا ہے ۔ اس منصوبے کے تحت پرائیویٹ اداروں کو اس کام میں سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے گی ۔

○ جمعیت العلمائے اسلام فضل الرحمن گروپ کے سربراہ مولوی فضل الرحمن نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں آئی جے آئی سے تعاون کر رہی ہے ۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ نصرت بھٹو نے ان الزامات کی تردید کی ہے کہ انہوں نے امریکی امداد بند کروانے میں کوئی کردار ادا کیا ہے انہوں نے کہا کہ میں ملک کے خلاف کوئی کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی

○ اے این پی کے مسٹر عبدالخالق خان کو صوبہ سرحد سے سینیٹر منتخب کر لیا گیا ہے ۔ جماعت اسلامی نے انتخاب کا بائیکاٹ کیا ۔ جماعت اسلامی نے الزام لگایا ہے کہ اے این پی نے وزارت کیلئے ضمیر بیچ دیا ہے ۔

○ مرکز اور پنجاب کے درمیان تمام وسائل ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت مخصوص کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا ہے ۔

○ سندھ میں سینیٹ کے انتخاب میں پی ڈی اے کا امیدوار ناکام ہو گیا ۔ دونوں نشستیں آئی جے آئی نے جیت لیں ۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق اور امریکہ خلیج کے بحران پر اگرچہ براہ راست بات چیت پر متفق ہو گئے ہیں ۔ لیکن ان کے ایجنڈے پر شدید اختلافات ہیں ۔ عراق نے اعلان کیا ہے کہ اس بات چیت میں فلسطین اور مقبوضہ عرب علاقوں کے معاملات بھی شامل کئے جائیں ۔ امریکہ کے نائب صدر نے کہا ہے کہ اس بات چیت میں دوسرے معاملات کو منسلک نہ کیا جائے ۔ عراق کے نائب وزیر خارجہ نے اس ضمن میں امریکی سفارت خانے جا کر امریکہ کے ناظم الامور سے بات چیت کی ۔

○ سابق عالمی ہیوی ویٹ باکسر مسٹر محمد علی نے بغداد میں اپنے قیام میں ایک دن کی توسیع کر دی ہے تاکہ وہ مزید امریکیوں کو رہا کروا سکیں ۔ ۱۴ ۔ امریکی پہلے ہی ان کے کہنے پر رہا کئے جا چکے ہیں ۔

○ اقوام متحدہ میں سماجی کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکا جائے ۔ تاکہ افغان باشندے آزادانہ طور پر اپنے حق خود اختیاری کا استعمال کر سکیں ۔ یہ قرارداد اب جنرل اسمبلی میں پیش کی جائے گی ۔

○ ماسکو میں صدر گورباچوف نے ایک صدارتی فرمان کے ذریعے جمہوریتوں کے ایسے تمام قوانین کو کالعدم قرار دے دیا ہے ۔ جس سے سوویت فوج کی دفاعی صلاحیت متاثر ہو ۔ جمہوریتوں کو اپنی فوج بنانے سے بھی روک دیا گیا ہے ۔ سوویت ریاستوں بالٹک ، آرمینیا اور مالدیویا نے اپنے نوجوانوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ سوویت افواج میں خدمات سرانجام نہ دیں ۔

ڈاکٹرز ! DOCTORS

گذشتہ ۳۰ سالوں میں کیوریٹو ہومیو پیتھی نے بہت سی امراض کے ایسے کامیاب اور مجرب کورسز پیش کئے ہیں جن سے آپریشن کے کیس SURGICAL CASE بغیر آپریشن کے انہی کیوریٹو ادویات سے ٹھیک ہو گئے آپ بھی ہمارے ساتھ آئیں ۔ ریسرچ میں شامل ہوں اور آپریشن سے پہلے کیوریٹو ادویات آزما کر رپورٹ ارسال فرمائیں ۔

لٹریچر اور سیمپلز فری

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون ۷۷۱ ۶۰۶

نرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد اٹھراء ۔ سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

انچارج حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۔ پوسٹ بکس ۱۹۰ ۔ فون ۰۴۳۱ ۔ ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷

برانچیں

ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس

ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ